سوال

(356) تندرست آدمی کی طرف سے حج بدل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک صحیح سالم (تندرست) آدمی یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کسی کو حج پر بھیج دے تو کیا اس کا حج صحیح ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص خود حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ فرض حج کے لیے کسی اور کو اپنی طرف سے نائب بنا کت بھیجے۔ ابن قدامہ رحمة اللہ علیہ "المغنی" میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص خود حج کرنے کی قدرت رکھتا ہو اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی کو نائب بنا کر بھیج دے۔ اسی طرح صحیح قول کے مطابق نفل حج کی نیابت بھی جائز نہیں ہے کیونکہ حج عبادت ہے اور عبادت میں اصل یہ ہے کہ یہ توقیفی ہیں اور ہمارے علم کے مطابق شریعت میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ تندرست آدمی بھی اپنی طرف سے کسی کو حج پر بھیج سکتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

(من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فھورد) (صحیح البخاري' الصلح' باب اذا اصطلحوا علی صلح جور الخ' ح: 2697)

''جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات پیدا کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ (بات) مردود ہے۔''

ایک اور روایت میں الفاظ یہ ہیں:

(من عمل عملا لیس علیہ امرنا فھورد) (صحیح مسلم' الاقضیة' باب نقض الاحکام الباطلة... الخ' ح: 1718)

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا حکم نہ ہو تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

اسی طرح سماحة الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ سے یہ سوال پوچھا گیا: ''جو شخص پہلے فریضہ حج ادا کر چکا ہو تو کیا وہ نفل حج کے لیے کسی کو اپنا نائب مقرر کر سکتا ہے، جبکہ وہ خود بھی حج کر سکتا ہو؟ تو سماحة الشیخ نے اس سوال کا یہ جواب دیا:

''اس مسئلہ میں اگرچہ اہل علم میں اگرچہ اختلاف ہے لیکن زیادہ نمایاں بات یہ ہے کہ یہ جائز نہیں کیونکہ حج بدل کی اجازت کا تعلق میت اور اس بے حد بوڑھے انسان سے ہے جو خود حج

کرنے سے عاجزو قاصر ہو اور اس دائمی مریض کا بھی یہی حکم ہے جس کے صحت یاب ہونے کی امید نہ ہو اور عبادت کے سلسلہ میں اصل عدم نیابت ہے، لہذا واجب ہے کہ اس اصول کو باقی رہنے دیا جائے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ261

محدث فتویٰ